❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت ہستی باری تعالیٰ
وقت 5-7 منٹ

ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ (المؤمن:61)

تمہارے ربّ نے کہا مجھے پکارو۔ مَیں تمہیں جواب دوں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں ضرور جہنّم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

آواز آرہی ہے یہ فونوگراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

معزز سامعین! اِن دنوں ہستی باری تعالیٰ پر دلائل دینے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس تناظر میں خاکسار نے مامور اُخروی دَور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک شعر کے ایک مصرع کا چناؤ کیا ہے۔ جس پر آج خاکسار اظہارِ خیال کرے گا۔ یعنی

ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

اس موضوع میں قدم رکھنے سے قبل اِس شعر کے پہلے مصرع یعنی آواز آرہی ہے یہ فونوگراف سے، پر بھی روشنی ڈالنی ہوگی۔ فونوگراف یا فوناٹوگراف ایک ابتدائی آلہ تھا۔ جس میں کسی انسان کی آواز ریکارڈ کر کے سلنڈرز کے ذریعے سُنی یا اَوروں کو سنائی جاسکتی تھی۔ ہم اِس کو ٹیپ ریکارڈر کی ایک قسم کہہ سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تبلیغِ اسلام کا بہت شوق تھا اور آپ علیہ السلام چاہتے تھے کہ اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچے۔ آپ علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ ہمارے ایک حواری حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس "فونوگراف" ہے۔ آپؑ نے حضرت نواب رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ

"جب قادیان تشریف لائیں تو فونوگراف لیتے آویں تاکہ آواز بھرنے کا تجربہ کیا جائے۔"

حضور علیہ السلام کا منشا تھا کہ آپ علیہ السلام کی تقریر بھر کر ممالک غیر میں بھجوائی جائے تا امام کی آواز براہ راست اُن تک پہنچے کیونکہ امام کی آواز میں خاص برکت اور تاثیر ہوتی ہے۔ چنانچہ نومبر 1901ء میں یہ فونوگراف قادیان لایا گیا۔ گو لالہ شرمپت کے لیے حضور علیہ السلام کے چند فارسی اشعار منشی نواب خان صاحب ثاقب مالیر کوٹلوی نے ریکارڈ کروائے۔ لیکن جو بات نوٹ کرنے والی ہے وہ یہ ہے تبلیغ کی خاطر آپ علیہ السلام نے جو اپنے منظوم کلام ریکارڈ کروائے وہ اللہ تعالیٰ کی توحید، الوہیت اور ہستی باری تعالیٰ کے بعد سیدنا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح پر مشتمل تھیں اور پھر قرآن کریم عبد الکریم سیالکوٹی صاحب کی آواز میں ریکارڈ ہوا۔ اِس ترتیب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عشقِ الٰہی، عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محبت قرآن ظاہر ہوتی ہے۔

سامعین! حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کے لب و لہجہ میں جو منظوم کلام ریکارڈ ہوئے اُن کا طرح وہی شعر ہے جو آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ یعنی

آواز آرہی ہے یہ فونوگراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گراف سے

اس نظم کے دو یا تین اشعار مزید پیش کرتا ہوں جس سے یہ اندازہ لگانا آسان ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک توحید الٰہی اور ہستی باری تعالیٰ کے پرچار کا کس قدر خیال تھا۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں

جب تک عمل نہیں ہے دل پاک و صاف سے
کمتر نہیں یہ مشغلہ بُت کے طواف سے
وہ دین ہی کیا جس میں خدا سے نشان نہ ہو
تائیدِ حق نہ ہو مددِ آسمان نہ ہو
مذہب بھی ایک کھیل ہے جب تک یقین نہیں
جو نور سے تہی ہے خدا سے وہ دین نہیں
دینِ خدا وہی ہے جو دریائے نور ہے
جو اِس سے دُور ہے وہ خدا سے بھی دُور ہے

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے یہ نعتیہ قصیدہ ریکارڈ کروایا:

عجب نوریست در جانِ محمد
عجب لعلسیت در کانِ محمد

سامعین! مجھے آج اپنی تقریر کو ہستی باری تعالیٰ پر ہی فوکس رکھنا ہے اس لیے مَیں ہستی باری تعالیٰ پر ہی توجہ دوں گا۔ حضور علیہ السلام نے یورپ جیسے دہریہ کے مرکز کے لئے جو نظم ریکارڈ کروائی وہ نہ صرف اللہ تعالیٰ، اُس کی توحید اور اُس کی ہستی کے بارہ ہی میں تھی بلکہ اپنوں اور غیروں کو اُس اللہ کو تلاش کرنے اور اُس کی طرف جھکنے کی طرف ترغیب دلا رہے ہیں اور فرمایا آج فونوگراف سے یہی آواز آرہی ہے کہ اپنے خدا کو دل کی گہرائیوں سے تلاش کرو اور فونوگراف کے ذریعہ جو دنیاوی شور شرابہ کی اور تفریحِ طبع کے لئے محفلیں جمائی جاتی ہیں اس کے لاف وگزاف سے خدا قطعاً نہیں ملتا۔ لاف وگزاف کے معانی لغو کام، فضول باتوں، شیخی، تعلّی اور خودستائی کے ہیں۔ لغات میں لکھا ہے کہ جب ان دونوں یعنی لاف اور گزاف کو ملا کر استعمال کریں تو اس کا مطلب ایسی باتیں ہوتی ہیں جو نہ صرف جھوٹی ہوں بلکہ بالکل بے بنیاد اور لغو ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ کلام بہت عارفانہ کلام ہے۔ جہاں آپ علیہ السلام نے دل ودماغ سے اللہ کی تلاش کی طرف توجہ دلائی وہاں یہ فرمایا کہ اگر دل کو پاک وصاف کر کے خدا کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل نہیں کرتے تو یہ شُغل اپنے بنائے ہوئے بُت کے طواف سے کم نہیں۔ وہ دین، دین نہیں جس میں خدا کے نشان نہ ہوں۔ جس کے ساتھ تائیدِ الٰہی اور آسمان کی مدد نہ ہو۔

حضور علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ جب تک خدا پر یقین نہ ہو اُس وقت تک مذہب بھی سوائے ایک کھیل اور کود کے کچھ نہیں کیونکہ اللہ نور ہے اور اِسی نور سے دلوں میں روشنی ہوگی۔

پھر حضور علیہ السلام متنبّہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ خدا کا بجھوایا ہوا دین یعنی اسلام نور کا بہتا ہوا دریا ہے یعنی اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِس کے ساتھ ہیں۔

اِس شعر کے دوسرے مصرع ”جو اس سے دور ہیں وہ خدا سے دور ہیں“ میں پھر الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ اُسی مضمون کا اعادہ کیا گیا ہے کہ جو آج کی تقریر کا عنوان ہے کہ خدا سے دُور ہونے کے بجائے اُس خدائے حقیقی کو دل سے تلاش کریں۔

سامعین! یہی وہ حسین اور خوبصورت پیغام ہے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دَور میں لاؤڈ سپیکر کے ایجاد اور اُس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے آگے پہنچایا گیا۔ فونوگراف کا یہ سفر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دور میں آڈیو اور ویڈیو کیسٹس سے ہوتا ہوا مواصلاتی نظام میں داخل ہوا اور پانچویں سالارِ احمدیت حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دَور میں ایم ٹی اے کے آٹھ چینلز کے ذریعہ پوری شان اور آن بان کے ساتھ دنیا کے کونے کونے میں توحیدِ باری تعالیٰ کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ دُنیا بھر میں 35 ریڈیو سٹیشنز اور دیگر پرنٹ والیکٹرانک میڈیا کے ذرائع کے ذریعہ کل عالم میں اللّٰہُ اَحَدٌ کا پیغام پہنچ رہا ہے اور ہر طرف سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی صدائیں دنیا بھر کے ایوانوں اور کلیساؤں اور مساجد سے بلند ہو رہی ہیں۔ اللہ اکبر کی گونج دنیا کے کناروں جیسے ناروے، فجی،

پُرتگال اور دنیا کے دیگر کناروں میں بلند ہو رہی ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں مساجد میں پنج وقتہ اذانوں کی گونج سنائی دیتی ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں مبلغین، مربیان، معلمین اور رضاکار خدمت گزار اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے میں مصروفِ عمل ہیں اور سب سے بڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات، خطابات ملاقاتیں، دِس ویک وِد حضور، جلسہ سالانہ کے پروگرامز اللہ تعالیٰ کی حکومت کے قیام کو نزدیک ترین کرنے میں مدد دے رہے ہیں۔

کرتا ہے معجزوں سے وہ یارِ دین کو تازہ
اسلام کے چمن کی بادِ صبا یہی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فونوگراف کے ایجاد کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔

"یہ آلہ (فونوگراف) بھی خدا نے ہمارے لیے اور ہمارے مقاصد کے پورا کرنے کے لیے ایجاد کرایا ہے۔ اِس میں ہم آواز اپنی بھر کر دو آدمیوں کو غیر بلاد میں بھیجیں گے تا کہ تبلیغِ احکامِ الٰہی پوری ہو جاوے۔ اس کے ذریعہ سے ہر ایک سُن لے گا۔"

(تذکرۃ المہدی صفحہ 248-249)

سامعین! اب ہمیں دیکھنا ہو گا کہ وہ کون سے ذرائع ہیں جن کو اپنا کر ہم دل سے اپنے خدا کو ڈھونڈ سکتے ہیں۔ اِس مضمون کو ہم تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

اوّل۔ قرآنی آیت لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ (التین:5) کو مدنظر رکھ کر ہم سب کو اشرف المخلوق ہونے کے ناطے اپنے اللہ کی تلاش جاری رکھیں۔ جس نے ہمیں حیوان یا کیڑے مکوڑے کی شکل میں نہیں بنایا۔ اس نے ہمیں حیوانِ ناطق بنایا۔ ہمیں بولنے اور اپنا مافی الضمیر ادا کرنے والا بنایا۔ ہم تسبیحات اور تذکیرِ الٰہی کر سکتے ہیں۔ ہمیں پورے اعضاء کے ساتھ مکمل انسان بنایا۔ ہمیں دماغ دیا سوچ و بچار کے لیے، ہمیں دل دیا جس سے خدا کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔ جس سے اللہ سے محبت کی جا سکتی ہے۔ ہمیں ہاتھ دیے کام کرنے کے لیے اپنے کام سنوارنے کے لیے، ہمیں آنکھیں دی دُنیا کے حسین نظاروں کو دیکھنے کے لیے اور درست فیصلہ کرنے کے لیے۔

دوم۔ اِن اعضاء کے درست اور بر محل استعمال سے جہاں ہم تسبیحات اور تذکیرِ الٰہی کرتے ہیں وہاں ہم عبادات بجالا کر اپنے اللہ کی تلاش کر سکتے ہیں۔ پنج وقتہ نمازوں، نوافل، نمازِ تہجد، رمضان کے روزے، زکوٰۃ کی ادائیگی اور حج کی عبادت اگر شرائط کے ساتھ میسر ہو تو ہم اپنے اللہ کو تلاش کر سکتے ہیں۔

اور سوم یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے دل سے خدا کو ڈھونڈو۔ دل میں بے شمار مزید بُت بھی جگہ پالیتے ہیں جسے ہم رسومات اور بدعات کا بُت بھی کہہ سکتے ہیں۔ جیسے ہمارے معاشرہ میں شادی بیاہ اور مرگ کے موقع پر بے شمار رسومات بجالائی جاتی ہیں کہ اگر اِن کو نہ بجالایا جائے تو ہماری ساکھ مجروح ہو گی۔ ہم نے بظاہر اِن رسومات کو خدا بنایا ہوا ہے۔ اِن کو ترک کر کے اپنے دلوں سے ان کو نکال کر ہم دل سے اپنے حقیقی خدا کو پا سکتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ۔ یہ بیعت نہیں ہے یہ سودا ہے دل کا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مارچ 1882ء کو الہام ہوا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ یَا اَبۡنَاءَ الۡفَارِسِ خُذُوا التَّوۡحِیۡدَ خُذُوا التَّوۡحِیۡدَ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے فارس کے بیٹو! توحید کو پکڑو۔ توحید کو پکڑو (تذکرہ صفحہ 52) پس ضرورت اِس امر کی ہے کہ ہم توحید پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اُس میں وہ کیا نہیں
سورج پہ غور کر کے نہ پائی وہ روشنی
جب چاند کو بھی دیکھا تو اُس یار سا نہیں
واحِد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اُس کو فنا نہیں
سب خیر ہے اِسی میں کہ اُس سے لگاؤ دِل
ڈھونڈو اُسی کو یارو! بُتوں میں وفا نہیں

اِس جائے پُر عذاب سے کیوں دِل لگاتے ہو
دوزخ ہے یہ مقام یہ بُستاں سرا نہیں

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”توحید ایک نور ہے جو آفاقی و انفسی معبودوں کی نفی کے بعد دل میں پیدا ہوتا ہے اور وجود کے ذرّہ ذرّہ میں سرایت کر جاتا ہے پس وہ بجز خدا اور اُس کے رسول کے ذریعہ کے محض اپنی طاقت سے کیونکر حاصل ہو سکتا ہے انسان کا فقط یہ کام ہے کہ اپنی خودی پر موت وارد کرے اس شیطانی نخوت کو چھوڑ دے کہ مَیں علوم میں پرورش یافتہ ہوں اور ایک جاہل کی طرح اپنے تئیں تصوّر کرے اور دعا میں لگا رہے تب توحید کا نور خدا کی طرف سے اُس پر نازل ہو گا اور ایک نئی زندگی اُس کو بخشے گا۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 148)

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا:

”اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی ترکیب سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو، گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو، گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔ امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 11-12)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”ہماری بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس تعلیم کو سمجھیں۔ توحید کی حقیقت کو سمجھیں۔ فرمایا کہ

”ہماری جماعت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں کیونکہ ان کو تو تازہ معرفت ملتی ہے اور اگر معرفت کا دعویٰ کر کے کوئی اس پر نہ چلے تو یہ نری لاف گزاف ہی ہے۔ پس ہماری جماعت کو دوسروں کی سُستی غافل نہ کر دے“ (دنیا کے نمونے دیکھ کر ان کے پیچھے نہ چل پڑو۔) ”...اور اس کو کاہلی کی جرأت نہ دلا دے۔ وہ ان کی محبت سرد دیکھ کر خود بھی دل سخت نہ کر لے۔“ (دوسرے لوگوں کی دین کی طرف اور اللہ تعالیٰ کی طرف محبت نہیں ہے تو دیکھا دیکھی اپنے دل بھی کہیں سخت نہ کر لیں۔ فرمایا ”انسان بہت آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے۔ مگر غیب کی، قضاو قدر کی کس کو خبر ہے۔ زندگی آرزوؤں کے موافق نہیں چلتی۔ تمنّاؤں کا سلسلہ اور ہے، قضاو قدر کا سلسلہ اور ہے۔ اور وہی سچا سلسلہ ہے۔“ (جو قضاو قدر کا ہے۔) ”خدا کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں۔ اسے کیا معلوم ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ اس لئے دل کو جگا جگا کر غور کرنا چاہئے۔“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 157-158 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ہمیشہ جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توحید کا حقیقی ادراک عطا فرمائے اور ہمارا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا ہو۔“

(خطبہ جمعہ 16 / مئی 2014ء)

(کمپوزڈ: مسز بقعۃُ النور۔ جرمنی)